حکومتِ پنجاب، محکمہ زراعت
شعبہ اصلاحِ آبپاشی، لاہور

ڈرپ آبپاشی

ڈرپ آبپاشی کے فوائد

- پانی کی بچت
- صحیح اور مقررہ وقت پر پانی کی فراھمی
- پیداواری اخراجات میں کمی
- پیداوار اور معیار میں بھتری
- جڑی بوٹیوں کی کم نشوونما
- کھاد و کیمیائی اجزاء کا بھتر استعمال
- ریتلے علاقوں کے لئے موزونیت
- غیر ھموار زمینوں کے لئے موزوں ترین

حکومت پنجاب، محکمہ زراعت کے شعبہ اصلاح آبپاشی نے عالمی بنک کے تعاون سے "پنجاب میں آبپاش زراعت کی پیداواری صلاحیت بڑھانے کا منصوبہ" شروع کیا ہے۔ اس منصوبے کا مقصد پانی کے دستیاب وسائل کا صحیح استعمال، آبپاش زراعت کے جدید طریقے استعمال کرنے میں کاشتکاروں کی مالی اور تکنیکی معاونت کر کے زرعی پیداوار میں اضافہ کرنا ہے۔ اس منصوبے کے تحت کھالاجات کو پختہ کرنے میں مالی اور تکنیکی مدد فراہم کی جاتی ہے، لیزر یونٹ کی خریداری کیلئے 225,000 روپے بطور مالی معاونت فراہم کئے جاتے ہیں جبکہ ڈرپ/ سپرنکلر آبپاشی نظام کی تنصیب کیلئے کل رقم کا 60 فیصد مالی معاونت کی مد میں فراہم کی جاتی ہے۔

عامر عزیز
پنڈی کھیپ

نظامتِ اعلیٰ زراعت (اصلاحِ آبپاشی) پنجاب
۲۱- آغا خان (ڈیوس) روڈ، لاہور

اس منصوبہ کے تحت ڈرپ/سپرنکلر کی تنصیب جاری ہے جو کہ آبپاش زراعت میں جدید طریقہء آبپاشی ہے۔اس کے بے شمار فوائد ہیں جیسے 75فیصد تک پانی کی بچت، پیداوار میں 100فیصد تک اضافہ، پانی لگانے کی محنت میں 30فیصد تک بچت اوراس کے علاوہ غیر ہموار زمین کیلئے یہ انتہائی موزوں ترین نظام ہے۔ پاکستان میں پانی کی کمی اوراس نظام میں پانی کی بچت کودیکھتے ہوئے کاشتکار تیزی سے اس نظام کواختیار کررہے ہیں۔

عامرعزیز صاحب پیشے کے اعتبار سے بنکر ہیں تاہم کاشتکاری کی طرف بھی ان کا کافی رجحان ہے اور کاشتکاری میں جدید رجحان کے وہ بہت قائل ہیں۔انہوں نے جب پنڈی گھیپ کے موضع "سوڑا" میں پہاڑوں کے پہلو میں واقع اپنی بنجر زمین کو آباد کرنے کا فیصلہ کیا تو اس زمین کو قابل کاشت بنانے کا واحد حل ڈرپ آبپاشی نظام تھا۔عامرعزیز صاحب تمام اخراجات اپنی جیب سے لگا کراس زمین کوقابل کاشت بنانا چاہتے تھے، تاہم جب انہیں "پنجاب میں آبپاش زراعت کی پیداواری صلاحیت

بڑھانے کا منصوبہ" کا علم ہواتوانہوں نے اس سے بھرپوراستفادہ کرتے ہوئے اپنی زمین کی آبادکاری شروع کی۔پنڈی کھیپ سے چالیس منٹ کی پُرخطر مسافت طے کرنے کے بعدموضع "سوڑا" میں پہنچتے ہی راستے کا سارا خوف اور تھکاوٹ دور ہو جاتی ہے کیونکہ یہاں پر130 ایکڑ پر لگا ترشاوہ کا باغ اور سبزیاں ناقابل یقین حقیقت لگتے ہیں۔یہ بنجر پہاڑ کس طرح باغ میں تبدیل ہوئے اورڈرپ نے کس طرح ناہموار زمین کوقابل کاشت بنا دیا اسکی داستان اس باغ کے منیجر محمد ریاض اور اظہر منیر نے بیان کی۔

جنوری2013سے پہلے یہ ایک بنجر زمین تھی اور یہاں کاشتکاری کا تصور بھی ناممکن تھا کیونکہ ان ڈھلوانوں پر پانی لانا ناممکن سی بات تھی۔بارشیں تو یہاں ہوتی رہتی ہیں لیکن پانی کوذخیرہ کرنے کا کوئی طریقہ نہیں ہے۔اگر پانی ذخیرہ ہوبھی جائے تو زمین کو ہموار کرنا پڑے گا، کھالے بنانے پڑیں گے جو کہ معاشی طور پر قابل عمل نہیں ہوسکتا تھا۔ڈرپ آبپاشی نے ان تمام مسائل سے آزادی دلادی، نازمین کو ہموار کرنے کی ضرورت پیش آئی، ناہی کھالے بنانے پڑے،اس کے باوجود زمین کاشتکاری کے قابل ہوگئی ہے۔

یہاں پر15 ایکڑ کے دو باغ ہیں، دونوں باغات کیلئے علیحدہ علیحدہ سولر سسٹم اور ڈرپ لگائی گئی ہے۔سولر زمین سے پانی پمپ کرتا ہے اور پانی والے حوض میں بھرتا ہے۔حوض کا سائز 20x20x6 میٹر ہے، اسے بھرنے میں تقریبا سارادن لگ جاتا ہے۔ایک بھرے حوض سے ڈرپ کی مدد سے15 ایکڑ کوسیراب کرتے ہیں،جس میں صرف ایک گھنٹہ لگتا ہے۔ ڈرپ میں مزدوری، پانی اور دیگر اخراجات کی بہت بچت ہوتی ہے۔اگر یہی حوض کا پانی روایتی طریقہ سے استعمال کریں تو شاید بمشکل چار کنال کو ہی سیراب کرسکیں۔اگراخراجات کودیکھیں تو سولر پمپ سے یہ حوض بھرتا ہے جس پر کچھ بھی خرچ نہیں آتا جبکہ ایک گھنٹہ میں 15 ایکڑ کوسیراب کرنے میں 1.5 لیٹر ڈیزل خرچ ہوتا ہے۔اس طرح روزانہ کا تین لیٹر ڈیزل خرچ کرکے ہم 130 ایکڑ زمین سیراب کررہے ہیں۔میرے خیال میں اس سے کم اخراجات میں کسی اورطریقہ سے آبپاشی ممکن نہیں ہے۔

اس باغ کو لگے ہوئے ابھی صرف ایک سال گزرا ہے، تاہم دو وجوہات کی بناپر ہم اسے انتہائی کامیاب کہ سکتے ہیں۔پہلی وجہ یہ کہ یہاں کسی بھی اورطریقہ سے کاشتکاری ممکن نہیں ہے، کیونکہ پہاڑوں کے اوپر کسی طرح سے بھی پانی لے جاناممکن نہیں ہے، البتہ بارانی طریقے سے کاشتکاری ہو سکتی ہے،لیکن اس کیلئے بھی زمین کی ہمواری ضروری ہے، جوکہ ممکن نہیں، کیونکہ ہرجگہ مشینری یا ٹریکٹر لے جانا ممکن نہیں اور معاشی طور پر بھی ناقابل عمل ہے، یہاں صرف ڈرپ سے ہی کاشتکاری ممکن ہوسکتی ہے۔دوسری وجہ جس کی بنیاد پر ہم اسے کامیاب کہ سکتے ہیں، وہ اس پر آنے والے اخراجات ہیں،شروع میں ڈرپ کی تنصیب پر کافی اخراجات آئے تھے،لیکن ان میں بھی 60 فیصد حکومت نے ادا کئے، مگر بعد کے اخراجات نہ ہونے کے برابر ہیں،روزانہ کا تین لیٹر ڈیزل خرچ کرکے ہم 130 ایکڑ کوسیراب کررہے ہیں، جوکہ انتہائی کم ہے،اگراسی (80) ایکڑ ہموار زمین بھی ہوتو اس پر بھی اتنا کم وقت اورکم پانی کا خرچ نہیں آتا۔

یہاں ڈرپ کے دو سسٹم لگے ہوئے ہیں، انہیں دو آدمی سنبھالتے ہیں،یعنی پندرہ ایکڑ کیلئے ایک آدمی کام کرتا ہے۔پندرہ ایکڑ کو چھ حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے اور ہر دس منٹ بعد ایک حصے کے والو کو بند کرکے دوسرے حصے کے والو کو چلانا ہوتا ہے۔اگر روایتی طریقہ سے آبپاشی کرتے تو پندرہ ایکڑ کیلئے ایک آدمی سے بالکل بھی کام نہیں چلنا تھا، کیونکہ کھالے بنانا، انکی دیکھ بھال کرنا، صفائی اورمرمت کرنا بہت مشقت طلب کام ہوتا ہے۔اگر کھالہ کہیں سے ٹوٹ جائے تو پانی بھی بہت ضائع ہوتا ہے، ڈرپ میں پانی ضائع ہونے کا احتمال بالکل بھی نہیں ہوتا۔

باغات چونکہ طویل دورانیہ کا منصوبہ ہوتا ہے، اسی لئے ہم نے باغ کے ساتھ سبزیوں کی کاشتکاری شروع کردی ہے۔ابھی تین ایکڑ پر ٹنل فارمنگ کررہے ہیں تاکہ ساتھ ساتھ کچھ نہ کچھ آمدن بھی شروع ہو جائے۔یہ زمین پہلی مرتبہ کاشتکاری کیلئے تیار کی گئی ہے،اسی لئے ہم توقع کررہے تھے

کہ شاید پہلی فصل اچھی نہ ہوسکے، تاہم ابھی تک تو ہمارا خیال غلط ہی ثابت ہوا ہے کیونکہ پودوں کی نشونما بہت اچھی ہے۔ڈرپ کی مدد سے بیس منٹ میں سبزیوں کے تین ایکڑ سیراب کرتے ہیں۔ڈرپ میں کھاد کا استعمال بھی بہت کم ہوتا ہے، ابھی تک سبزیوں میں دو بوری کھاد استعمال کرچکے ہیں، ایک ماہ بعد کھیرا اور شملہ مرچ دونوں تیار ہوجائیں گے،تب تک مزید ایک بوری کھاد استعمال ہوگی۔ڈرپ میں کھاد ڈالنے کیلئے علیحدہ سے محنت نہیں کرنا پڑتی بلکہ کھاد والے ٹینک میں کھاد ڈال دیتے ہیں اور پانی کے ساتھ ساتھ کھاد بھی پودوں کی جڑوں میں پہنچ جاتی ہے۔

میں تمام کاشتکاروں کو یہی کہوں گا کہ اگر صحیح معنوں میں ترقی کرنا ہے اور اپنی آمدن میں اضافہ کرنا ہے، تو ڈرپ لگوائیں کیونکہ اس میں پانی، کھاد اور مزدوری کی بچت کے ساتھ ساتھ فی ایکڑ آمدن میں بھی خاطر خواہ اضافہ ہوتا ہے۔